بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ✦ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل۔ ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۵

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۲۳ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ہجری ۱۸ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۱۸ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۶۲

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

خدا کی قسم! قرآنِ کریم ایک نایاب موتی ہے

وہ موجیں مارنے والا زندگی کے پانی کا سمندر ہے جو اُس سے پیئے زندہ ہو جاتا ہے

خدا کی قسم! اگر قرآن نہ ہوتا تو مجھے زندگی کا کوئی لطف نہ آتا

"مَیں رُوحانی زندگی کو پسند کرتا تھا اور اپنے دِل کو قرآن کی طرف اور اُس کے دقائق اور نکات اور معارف کی طرف مائل پاتا تھا اور قرآن سے مجھے انتہائی محبت تھی اور مَیں دیکھتا تھا کہ گویا وہ مجھے قسم قسم کے معارف اور قسم قسم کے پھل جو کہ ختم ہونے والے نہ تھے دیتا تھا۔ اور مَیں نے دیکھا کہ وہ ایمان کو قوی کرتا ہے اور یقین میں بڑھاتا ہے۔ اور خدا کی قسم وہ ایک نایاب موتی ہے جس کا ظاہر بھی نور ہے اور باطن بھی نور ہے اور اُوپر اور نیچے بھی نور ہے اور اُس کے ہر ایک لفظ اور کلمے میں نور ہے وہ ایک رُوحانی باغ ہے جس کے پھل قریب کئے گئے ہیں اور جس میں نہریں چل رہی ہیں۔ ہر ایک سعادت کا پھل اُس میں موجود ہے اور ہر ایک ضرورت اُس میں پوری ہے اور اُس کے علاوہ سب کانٹے ہیں۔ اُس کے فیض کے چشمے لذیذ ہیں پس خوشخبری ہے پینے والوں کے لئے اور میرے دل میں اُس کے انوار ڈالے گئے جو کہ ممکن نہ تھا کہ مَیں کسی اَور طریق سے حاصل کر سکتا اور خدا کی قسم اگر قرآن نہ ہوتا تو مجھے زندگی کا کوئی لطف نہ آتا۔ مَیں نے اُس کا حُسن لاکھ یُوسفؑ سے بھی بڑھ کر دیکھا۔ پس مَیں اُس کی طرف شدید طور پر جُھک گیا اور اُس کی محبت میرے دل میں رچ گئی اُس نے میری اِس طرح تربیت کی جس طرح کہ بچے کی کی جاتی ہے۔ میرے دل پر اُس کا عجیب اثر تھا اور اُس کا حُسن مجھے بے خود کرتا تھا۔ اور مَیں نے کشف میں دیکھا کہ جنت قرآن کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے اور وہ ایک موجیں مارنے والا زندگی کے پانی کا سمندر ہے جو اُس سے پیئے وہ زندہ ہو جاتا ہے بلکہ زندہ کرنے والوں میں سے ہو جاتا ہے اور خدا کی قسم میں اُس کا چہرہ ہر چیز سے زیادہ خوبصورت دیکھتا ہوں۔ ایک چہرہ ہے جو کہ جمال کے قالب میں ڈھالا گیا ہے اور کمال کے لباس میں ملبوس کیا گیا ہے اور مَیں اُس کو ایک حسین خوبصورت قد اور نرم رُخسار والا پاتا ہوں جس کے تمام اعضاء کمال تناسب رکھتے ہیں اور اُن میں کمال درجہ کی ملاحت رکھی گئی ہے اور ہر ایک نور اور چمک اور اُس کو ہر ایک اعتدال پورے طور پر دیا گیا ہے جو محبوبین میں چاہیئے اور تمام ملاحتیں جو کہ دارفتہ کر دیتی ہیں جیسا کہ خوبصورت آنکھیں اور اُبھرے ہوئے ابرو اور روشن رُخسار اور پتلی کمر اور چمکیلے دانت اور فراخ لب اور اُونچا ناک اور جھکی پلکیں اور نازک انگلیاں اور خوبصورت اطراف اور ہر وہ چیز جو دل کو لُبھا لیتی اور آنکھوں کو خوش کرتی ہے اور حسینوں میں ملاحت پیدا کرتی ہے۔"

(ترجمہ از عربی۔ رُوحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۵۴۵-۵۴۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ نبوت/نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ:- ۱۶ نبوت/نومبر۔ آج بیت الذکر میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مولانا نے اپنے خطبہ میں نماز باجماعت کے اہم فریضے کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا کی تفسیر کی۔

مولانا نے کہا کہ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ نماز ایمان والوں پر یقیناً ایک موقت فرض ہے اس میں مَوۡقُوۡتًا کے لفظ میں کئی مفہوم شامل ہیں مثلاً ایک یہ کہ نمازوں کے اوقات اُسی ہستی کے تابع ہیں جس نے نمازوں کی فرضیت کا حکم جاری فرمایا۔ دوم یہ کہ نمازیں مقررہ اوقات پر ادا کی جانی ضروری ہیں۔ تیسرے یہ کہ نماز کے وقت خدا کے گھر میں آنے کے بعد کا وقت خدا کی عبادت میں ہی صرف ہونا چاہیئے وہ شخص بڑا قابلِ رحم ہے جو خدا کے گھر آ گیا مگر اپنے نفس کی خرابیوں میں خدا کے گھر آ کر بھی الجھا رہا اور ذکر الٰہی کی بجائے باتوں اور خوش گپیوں میں مصروف رہا۔ مَوۡقُوۡتًا کے لفظ میں چوتھا مفہوم یہ ہے کہ انسان کا روزمرہ پروگرام پنجگانہ نمازوں کے تابع ہونا چاہیئے اور روزانہ کی مصروفیات کو اللہ کی کی ہوئی تقسیم میں حارج نہیں کرنا چاہیئے

آخر میں مولانا نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر موجودہ ایام میں ہمیں نمازوں میں پورے ذوق و شوق سے شریک ہونے کی توفیق دے اور ہم بارگاہِ خداوندی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی لذت پانے والے ہوں آمین۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۷ نومبر ۱۹۸۴ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ تا حال بچے کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ خاندانِ حضرت اقدس اور احباب جماعت احمدیہ سے بچے کے لیے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اسے صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نیک و صالح بنائے اور والدین کے لیے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔ (ہدایت علی شاہد مربی سلسلہ جڑانوالہ)

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم مقبول حسین صاحب ضیاء مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے چار بچیوں کے بعد مورخہ ۱۱/۱۰/۸۴ کو ایک لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے۔ صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے آمین

(محمد عبداللہ خان راجوروی کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیۂ نفس

اور

اس کے حصول کے (۱۱) طریق

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ

خیال کی اہمیت

یہ مت سمجھو کہ خیال کوئی معمولی چیز ہے۔ دنیا میں جس قدر بھی کام ہو رہے ہیں وہ سب خیال ہی کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً جب کوئی شخص ایمان لاتا ہے تو پہلے اس کے دل میں ..... خیال ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اور جس قدر کام انسان کرتا ہے ان کی ابتدا خیال سے ہی شروع ہوتی ہے اس لئے یہ نہ کہو کہ خیال کچھ حقیقت نہیں رکھتا خیال ایک حقیقت ایک واقعہ اور بہت بڑی صداقت ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ خیال تو نظر نہیں آتا۔ اس لئے اس کی کیا حقیقت ہو سکتی ہے؟ ہم کہتے ہیں۔ وہ بیج جس سے بڑ کا درخت بنتا ہے اس میں اتنا بڑا درخت کہاں نظر آتا ہے۔ پھر دیکھو انسان کس طرح بنتا ہے کیا وہ نتیجہ نہیں ہوتا اس شہوت کا جو دل میں ایک خیال آنے سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جب انسان کی پیدائش خیال کے اثر کے ماتحت ہوتی ہے تو اس کی حقیقت میں کس کو کلام ہو سکتا ہے؟ دراصل انسان جس قدر کام کرتا ہے وہ خیال ہی کے ذریعہ کرتا ہے۔ اگر کہو کہ اور چیزیں جب خیال کے ساتھ ملتی ہیں تب کام ہوتا ہے۔ اکیلا خیال کچھ نہیں کر سکتا اس لئے خیال بے حقیقت چیز ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس طرح تو اس بیج کو بھی بے حقیقت قرار دینا پڑے گا جس سے بڑ کا درخت پیدا ہوتا ہے کیونکہ بیج بڑ نہیں بن جاتا بلکہ وہ زمین سے جو مادہ چوستا ہے وہ بڑ بنتا ہے۔ یہی حال دوسرے درختوں کا ہوتا ہے اب اگر کوئی شخص بیج کو اس لئے بے حقیقت کہہ سکتا ہے کہ جب تک دوسری چیزیں اس کے ساتھ نہ ملیں۔ اس وقت تک اس سے درخت نہیں بن سکتا تو وہ خیال کو بھی بے حقیقت کہہ سکتا ہے لیکن جب بیج کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بے حقیقت ہے تو خیال کے متعلق بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بے حقیقت شے ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ خیال کوئی بے حقیقت چیز نہیں ہے بلکہ خیال مادہ ہے تمام چیزوں کا۔ کیونکہ اسی سے آگے نتائج نکلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ (البقرہ: ۲۸۵) کہ اے لوگو جو خیال تمہارے دل میں آئے۔ اسے خواہ تم عمل میں لاؤ یا پوشیدہ رکھو اللہ اس کا حساب لے گا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ یوں اگر کسی کے دل میں کوئی خیال پیدا ہوگا تو بھی اس سے مواخذہ کیا جائے گا کیونکہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے اور رسول کریمؐ بھی فرماتے ہیں کہ جس بات پر انسان کا بس نہیں اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ مثلاً اگر کوئی شخص چلتے چلتے کہیں مال دیکھتا ہے اور اس کے دل میں آتا ہے کہ میں اسے اٹھا لوں تو صرف اس خیال کے آنے پر اس سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں اگر یہ خیال آنے پر وہ سوچنا شروع کر دے کہ میں کس طرح اس مال کو اٹھاؤں کس وقت اٹھاؤں۔ تو اس کا یہ سوچنا اور تدبیریں کرنا قابل مواخذہ ہوگا۔ چنانچہ جب یہ آیت اتری تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صحابہؓ گئے اور جا کر عرض کی کہ بعض اوقات کوئی برا خیال تو خود بخود دل میں آ جاتا ہے۔ کیا اس طرح ہم ہلاک ہو جائینگے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی برا خیال دل میں آتا ہے اور انسان اس پر عمل نہیں کرتا تو یہ خود نیکی ہے۔ پس اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ خیال جو دل میں گڑ جاتا ہے۔ اور جس کے سوچنے میں انسان لگ جاتا اور تدبیریں شروع کر دیتا ہے اس کا محاسبہ ہوگا ورنہ اگر کسی کو خیال آئے کہ میں چوری کروں اور وہ اسے فوراً نکال دے تو وہ ایک نیکی کرتا ہے اسی طرح اگر اسے کسی کو قتل کرنے کا خیال آئے لیکن اسے نکال دے تو وہ نیکی کرنے والا سمجھا جاتا ہے اور سزا کا مستحق اسی حالت میں ہوتا ہے جبکہ اس خیال پر قائم رہتا ہے پس اس نکتہ کو خوب یاد رکھو یہ اعمال کی اصلاح کے لئے بہت بڑا زینہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کسی برے خیال کا پیدا ہونا تمہارے اختیار میں نہیں لیکن اس کا نکالنا تمہارے اختیار میں ہے۔ اس لئے فوراً نکال دیا کرو۔ حضرت مسیح موعود .... ایک حکایت بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص باغ سے انگور کا ٹوکرا اٹھا کر لئے جا رہا تھا کہ باغ کا مالک آ گیا اور اس نے اس سے دریافت کیا کہ میرے باغ سے انگور کیوں لئے جاتے ہو۔ اس نے کہا پہلے میری بات سن لو۔ پھر جو چاہنا کرنا۔ مالک باغ نے کہا بیان کرو۔ اس نے کہا مجھے ایک بگولہ اٹھا کر باغ میں لا ڈالا۔ اتفاقاً جہاں میں آ کر گرا وہاں انگوروں کے درخت تھے ایسے وقت میں آپ جانتے ہیں کہ انسان اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں نے جو ادھر ادھر ہاتھ مارنے شروع کئے۔ تو بیلوں پر سے انگور گر گر کر ایک ٹوکرے میں جو وہیں پڑا تھا جمع ہونے لگے۔ اب بتاؤ اس میں میرا کیا قصور ہے؟ باغ کے مالک نے کہا یہ تو جو کچھ ہوا ٹھیک ہوا مگر یہ تو بتلاؤ کہ ٹوکرا تمہارے سر پر رکھ کر تمہیں یہ کس نے کہا کہ اپنے گھر کی طرف لے جاؤ؟ وہ کہنے لگا یہی میں بھی سوچتا آ رہا تھا کہ یہ مجھے کس نے کہا تھا۔ بعینہٖ اسی طرح اس شخص کا حال ہوتا ہے جو برے خیال کو اپنے دل میں جگہ دیتا اور قائم کرتا ہے۔ کیونکہ گو وہ برے خیال کے دل میں لانے میں مجرم نہیں مگر اس کے قائم رکھنے کا مجرم ہے۔ بے شک اس سے یہ دریافت نہیں کیا جاوے گا کہ برا خیال اس کے دل میں کیوں آیا۔ مگر یہ اس سے ضرور دریافت کیا جاوے گا کہ اس برے خیال کو اس نے دل میں قائم کیوں کیا اور اسکو سزا دی جائے گی۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ اس خیال کو دل میں کیوں لایا بلکہ اس وجہ سے کہ اس نے اسے دل میں رکھا کیوں؟ اور یہ انسان کے اپنے اختیار کی بات ہے اس کے اختیار سے باہر نہیں کہ وہ برے خیالات کو دل سے نکال دے۔

تزکیہ نفس کا پہلا طریق

غرض تزکیۂ نفس کے لئے پہلی بات یہ ضروری ہے کہ انسان برے اور ناپاک خیالات کو دل سے دور کرتا رہے۔

تزکیہ نفس کا دوسرا طریق

دوسرا طریق قرآن کریم میں حصول تزکیہ کا بلکہ ہر ایک کام میں کامیاب ہونے کا یہ بتایا گیا ہے۔

وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۹۰)

یعنی نیکی یہ نہیں کہ تم مشقت اٹھاؤ اور کود کود کر گھروں میں آؤ۔ بلکہ نیکی تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ پس جن کاموں کے کرنے کے جو طریق بتلائے گئے ہیں انکو اختیار کرو اور تقویٰ اللہ کرو تا کامیاب ہو۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ کامیابی کے لئے ان صحیح ذرائع کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے۔ جو اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں اور چونکہ عرفان الٰہی کے حصول کا صحیح ذریعہ تزکیۂ نفس ہے اور تزکیۂ نفس اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک پہلے بدیوں سے اجتناب اور پھر نیکیوں کو اختیار نہ کیا جاوے اس لئے ضروری ہے کہ ان افعال کا جن کو حضرت احدیت ناپسند فرماتے ہیں اور ان کا جن کو پسند فرماتے ہیں۔ پورا علم حاصل کیا جاوے۔ حضرت مسیح موعود ..... نے اس قرآن پر جس پر آپ تلاوت فرماتے تھے اوامر اور نواہی کی فہرست بنائی ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کی تعمیل کا کس قدر خیال تھا۔ تو تزکیہ کے لئے ان باتوں کا معلوم ہونا نہایت ضروری ہے اور جب یہ معلوم ہو جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر بہت آسانی ہو جاتی ہے کیونکہ انسان بے علمی کی تاریکی سے نکل کر علم کے اجالے میں آجاتا ہے۔ جب اوامر و نواہی معلوم ہو جائیں تو ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے کیونکہ صحیح ذرائع سے معلوم ہونے کے بعد ان پر کوشش کرنا ہی کامیابی کا واحد گر ہوتا ہے لیکن عمل کرتے ہیں، اگر کوئی غلطی ہو جائے یا پوری طرح عمل نہ کر سکے تو بھی کوشش چھوڑنی نہیں چاہیئے بلکہ کوشش جاری رکھنی چاہیئے جو اس کی آئندہ ترقی کا باعث ہو جائے گی۔ ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جن اعمال کے بغیر ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ ان میں سے کسی کو چھوٹنے نہ دے اور سب پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

تزکیہ نفس حاصل کرنیکا تیسرا طریق

حصول تزکیہ کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ تکرار کی جاوے۔ یہ بھی قرآن کریم سے ثابت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (المائدہ: ۹۴)

کہ مومنوں پر گناہ نہیں۔ ان چیزوں کے متعلق جو وہ کھاتے ہیں۔ جبکہ وہ متقی ہوں اور ایمان لائیں اور عمل صالح کریں۔ یعنی پہلے ایسا تقویٰ کریں جس کا نتیجہ ایمان اور عمل صالح ہوں۔ پھر تقویٰ کریں اور ایمان لائیں۔ پھر تقویٰ کریں۔ اور محسن ہو جائیں اور اللہ محسنین سے محبت رکھتا ہے۔

اس آیت میں تین دفعہ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور تین ہی بار تقویٰ کے الگ الگ نتیجے بتائے ہیں۔ پہلے تقویٰ کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ اس کے اختیار کرنے سے ایمان اور عمل صالح حاصل ہوں۔ ان اعمال سے وہی اعمال مراد ہیں۔ جو اپنی تمام شرائط کے ساتھ کئے جائیں۔ اور ایمان خالص ہو۔ اس کے بعد فرمایا پھر تقویٰ کرے اس کے ساتھ صرف اٰمَنُوْا رکھا ہے جس میں بظاہر اعتراض پڑتا ہے کہ عجیب بات ہے کہ پہلے تقویٰ کا نتیجہ ایمان اور اعمال صالح بتائے تھے اور دوسری دفعہ تقویٰ کا حکم دیتے ہوئے صرف ایمان ہی نتیجہ بتاتا ہے۔ اس کا جواب یاد رکھنا چاہیئے۔ ایک ایمان ایسا ہوتا ہے جس کا اعمال صالح لازمی نتیجہ نہیں ہوتے۔ اور ایک ایمان ایسا ہوتا ہے جسکا لازمی نتیجہ اعمال صالح ہوتے ہیں۔ چونکہ پہلی بار اسی ایمان کا ذکر کیا جس کا لازمی نتیجہ اعمال صالح نہیں ہوتے اور ایسا پختہ نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ لازمی طور پر اعمال صالح ہوں اس لیے ساتھ ان کا بھی حکم دے دیا۔ لیکن دوسری بار جس ایمان کا ذکر ہے وہ پہلے سے زیادہ پختہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے اعمال صالح خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس لیے اس کے ساتھ اعمال صالح کا ذکر نہیں کیا۔

اس کے بعد تیسری بار فرمایا۔ پھر تقویٰ اختیار کرو اور اس کے نتیجہ میں محسن ہو جاؤ۔ جس میں اشارہ کیا ہے کہ تکرار عمل سے انسان کے ایمان میں خاص ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ ہر دفعہ قدم آگے بڑھاتا ہے۔

اس آیت میں جو احسان کا لفظ ہے اس کے معنے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں اور وہ یہ کہ احسان یہ ہے کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

تو کہ خدا تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے۔ کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر یہ حالت نہ پیدا ہو۔ تو کم سے کم یہ حالت ہو کہ تجھے یہ یقین ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور اسی کا نام عرفانِ الٰہی ہے پس اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ کسی عمل کا تکرار کیسا ضروری ہوتا ہے اور کس طرح ہر دفعہ اس سے پہلے کی نسبت بڑا نتیجہ نکلتا ہے کیونکہ فرماتا ہے

کہ جب ایک انسان تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اسے ایمان نصیب ہوتا ہے اور عمل صالح کی توفیق ملتی ہے اس کے بعد جب وہ پھر تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اس کے ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے اور وہ ایسا پختہ ہو جاتا ہے کہ اعمال صالح اس کے ایمان کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور خود بخود ہی اس سے نیکیاں سرزد ہوتی ہیں۔ جب پھر تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اور بھی ترقی ہو جاتی ہے اور محسن کا درجہ اسے نصیب ہو جاتا ہے جس کی تشریح اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمائی کہ وہ خدا تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے اور محبوب سے کون پردہ کرتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ وہ خدا کو دیکھ لیتا ہے اور اسی کا نام عرفانِ الٰہی ہے۔

تزکیہ نفس کے حصول کا چوتھا طریق

یہ ہے کہ اعمال پر دوام اختیار کرو چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ (الحجر: ۱۰۰)

کہ اللہ کی عبادت اس وقت تک کرتے رہو جب تک کہ موت آجائے اور تم اس دنیا سے جدا کیے جاؤ۔ وہ لوگ جھوٹے اور کذاب ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں خدا مل گیا ہے۔ اس لیے کب تک کشتی میں بیٹھے اس کی تلاش کرتے رہیں اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ایک کشتی ہے۔ جو خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ پس جب خدا تک انسان پہنچ جائے تو پھر اس کشتی میں بیٹھا رہنا نادانی ہے۔ یہ بعض جھوٹے اور فریبی صوفیوں کی باتیں ہیں کہ اعمال کشتی ہیں جو خدا تک پہنچاتے ہیں۔ اب کیا کبھی خدا تک پہنچیں گے یا نہیں۔ جب پہنچ جائیں۔ تو پھر ان کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے وجہ یہ کہ جس ہستی کے پاس ہمیں پہنچنا ہے وہ محدود نہیں اور ہم ایک ایسے دریا کے اندر چل رہے ہیں۔ جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ پس ہماری مثال اس شخص کی سی ہے جو دریا میں جا رہا ہو اور جس کی غرض یہ ہو کہ وہ اس دریا کے دہانے تک پہنچے۔ نہ اس شخص کی جو ایک کنارہ دریا سے دوسرے کنارہ تک جا رہا ہو۔ پس چونکہ خدا محدود نہیں۔ اس لیے اس تک پہنچنے کے لیے ہمارے اعمال بھی محدود نہیں ہونے چاہئیں۔ ہاں اگر وہ محدود ہوتا۔ تو ہماری نمازیں۔ ہمارے روزے ہماری زکوٰۃ ہمارا حج بھی محدود ہوتا۔ لیکن وہ محدود نہیں تو ہمارے اعمال کس طرح محدود ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے اعمال کے نتیجہ میں کل جس قدر اجر ملا تھا۔ آج اس سے زیادہ ملے گا۔ اور آنے والے کل میں اس سے زیادہ حتیٰ کہ ہر روز اس میں ترقی ہوتی جائے گی۔ پس عبادت پر دوام ہونا چاہیئے یہ نہ ہو کہ کچھ عرصہ کی اور پھر چھوڑ دی۔ ایسا کرنے سے پہلے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا۔ (النحل: ۹۳)

یعنی اس عورت کی طرح نہ ہو۔ جس نے سوت کات کر جب وہ قابلِ استعمال ہو گیا اسے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔

تزکیہ نفس کے حصول کا پانچواں طریق

بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں انسان بغیر استاد کے سمجھ نہیں سکتا اور ضروری ہوتا ہے کہ ان کو سمجھانے والا اسے کوئی استاد ملے۔ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔

(التوبہ: ۱۱۹)

کہ اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ یعنی ان کی مجلسوں میں بیٹھو۔ تاکہ پختہ ہو جاؤ پس یہ بہت ضروری بات ہے کہ استادِ کامل سے انسان فائدہ اٹھائے۔ مجددوں۔ ولیوں اور کامل (ایمان والوں) کے سلسلے ہر زمانہ میں چلتے ہیں ..... اس لیے ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح کوئی طالب علم خود بخود کتابیں نہیں پڑھ سکتا بلکہ اسے استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی مدارج بھی خود بخود حاصل نہیں ہو سکتے ان کے لیے بھی استاد کی ضرورت ہے.....

..... بہت سی باتیں جو انسان بغیر استاد کے سالوں میں معلوم کر سکتا ہے استاد کے ذریعہ منٹوں میں معلوم ہو سکتی ہیں تعلیم شروع کرتے وقت ہی اگر لڑکے ڈکشنریاں استعمال کرنے لگ جائیں اور ان کے ذریعہ تعلیم پانا چاہیں۔ تو کئی سالوں میں بھی اتنا نہ پڑھ سکیں جتنا استاد کے ذریعہ چند دنوں میں پڑھ لیتے ہیں۔ یہی دیکھ لو۔ اس وقت میں جو تقریر کر رہا ہوں اور جو باتیں بیان کر رہا ہوں۔ ان کے دریافت کرنے کے لیے اگر آپ لوگ اپنے اپنے طور پر کوشش کرتے۔ تو اس کے لیے کئی سالوں کی ضرورت ہوتی۔ مگر اب چند گھنٹوں میں آپ لوگوں نے اس قدر سن لیا ہے جو سالوں میں معلوم ہو سکتا ہے اور پھر بھی بڑی مشکل سے۔ تو استاد کا ہونا نہایت ضروری ہے اور خدا نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ تمہیں ہم استاد دیتے رہیں گے۔ اور تمہیں تو اس استاد کی تلاش کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ تم ایسے منتظم سلسلہ میں ہو کہ تمہارے لیے خدا تعالیٰ خود چن کر استاد کھڑا کر دیتا ہے پس تمہارے لیے وہ دقتیں نہیں ہیں جو دوسروں کے لیے ہیں۔ اس لیے تمہیں ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

تزکیہ نفس کے حصول کا چھٹا طریق

جس سے انسان بہت بڑا فائدہ حاصل کر سکتا ہے وہ محاسبہ ہے اس سے اگر انسان فائدہ اٹھائے تو بہت جلد اسے تزکیہ نفس حاصل ہو جاتا ہے لیکن اس کی تفصیل وہ نہیں ہے جو آپ لوگوں کے ذہن میں ہے بلکہ وہ ہے جو میں بتاؤں گا۔ جس سے معلوم ہو جائے گا کہ محاسبہ کیا چیز ہے اس میں کیا دقتیں پیش آتی ہیں اور وہ کس طرح دور ہو سکتی ہیں اور وہ کس طرح کرنا چاہیئے۔ پہلے قرآن کریم سے یہ بتاتا ہوں کہ محاسبہ ہونا چاہیئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ

(المجادلہ: ۷)

یعنی اس دن کو یاد کرو کہ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو مبعوث کرے گا۔ اور ان کے اعمال کی انہیں خبر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو گن رکھا ہے۔ لیکن یہ لوگ جن کا فرض تھا کہ ان کو یاد رکھتے۔ یہ ان کو بھول گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ہر ایک بات پر نگران ہے گویا یاد رکھنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت تو انہیں تھی۔ جنہیں حساب دینا تھا مگر وہ بھولتے رہے اور اللہ گنتا رہا اور یہ نہایت عجیب بات ہے اور خلاقِ دانش ہے پس، اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ محاسبہ ضروری ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ بندہ کے لیے ضروری تھا۔ کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہتا کیونکہ اُسے قیامت کو حساب دینا تھا اسے چاہیئے تھا کہ وہ اپنے اعمال اپنے سامنے رکھتا۔۔۔۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا تو محاسبہ کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک قول مشہور ہے جسے عام طور پر غلطی سے حدیث سمجھا جاتا ہے کہ

حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا

تم اپنا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔

محاسبہ کی دو قسمیں

اب یاد رکھنا چاہیئے کہ محاسبے دو قسم کے ہوتے ہیں اور ان دونوں میں فرق ہے جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت لوگ محاسبہ کو ہی نہیں سمجھ سکے۔ اور نہ دوسروں کو اس کیطرف توجہ دلا سکے۔ تم لوگ ان دونوں قسموں کو خوب یاد رکھو۔ محاسبہ کی ایک قسم جُزو کے متعلق ہے اور دوسری کُل کے متعلق۔ ان میں فرق نہ کرنے کی وجہ سے عام لوگ محاسبہ کو نہیں سمجھ سکتے قسم اوّل تو وہ ہے جو ہر عمل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قسم دوم تمام اعمال کے متعلق ہے۔ پہلی قسم اعمال کو درست کرتی ہے اور دوسری قسم انہیں صیقل کرتی ہے لوگوں نے ان دونوں کو مِلا دیا ہے یا صرف دوسری کو بیان کیا ہے۔ لیکن اصل محاسبہ جس سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہی ہے کہ دونوں طرح محاسبہ کیا جاوے۔

اب میں ان دونوں قسموں کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ پہلی قسم جو اجزا کے متعلق ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) محاسبہ اُولیٰ (۲) محاسبہ وسطیٰ (۳) محاسبہ اُخریٰ۔

محاسبہ اولیٰ

ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ جب وہ کوئی کام کرنے لگے تو اس کے شروع کرنے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اس سے دو سوال کرے (۱) اس کام کے کرنے کی غرض کیا ہے۔؟ (۲) کس کی خاطر وہ یہ کام کرنے لگا ہے؟ سوال اوّل سے تو اس کو یہ فائدہ ہوگا کہ اگر وہ کام بُرا ہے تو اس سوال کے جواب سے اس کی برائی کا اس کو علم ہو جائے گا کیونکہ اغراض کے ساتھ ہی چیزوں کی نیکی یا بدی وابستہ ہے۔ جب اس کا نفس اس کے سوال کا جواب دے گا اور اس کام کی بُرائی اس پر ظاہر ہوگی تو خود بخود اس کے دل میں شرمندگی پیدا ہوگی اور نفس کا جوش ٹھنڈا پڑ جاوے گا کیونکہ شرمندگی اور ندامت سے نفس کا جوش ٹھنڈا پڑ جایا کرتا ہے مثلاً چوری ہے اس کے ارتکاب کا جب خیال پیدا ہو تو اپنے آپ سے سوال کرے کہ میں کیوں کرنے لگا ہوں۔ کہے گا۔ مال حاصل کرنے کے لیے اس پر سوال کر سکتا ہے کیا مال حاصل کرنے کے خدا نے اور ذریعے نہیں بنائے؟ کہ میں دوسرے کا مال بلاوجہ لوٹتا ہوں اور اگر میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ کوئی کرے تو میں اسے کیسا ناپسند کروں گا۔ اس طرح اس کا نفس لاجواب ہو جائے گا۔ اور وہ چوری کرنے سے رُک جائے گا تو یہ پہلا محاسبہ ہے جو کسی کام کے کرنے سے پہلے نفس سے کرنا چاہیئے ہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض اوقات جب کسی فعل کے متعلق نفس سے سوال کیا جائے گا۔ تو وہ جواب دے گا کہ یہ نیکی ہے۔ لیکن اس پر اگر جرح کی جاوے گی تو پکڑا جائے گا۔ اور شرمندہ ہوگا تو بہت سے گناہ پہلے ہی سوال پر چھوٹ جائیں گے اور بہت سے دوسرے تیسرے پر۔ لیکن کبھی ایسا ہوگا کہ اس محاسبہ کے بعد معلوم ہوگا کہ جو کام یہ کرنے لگا ہے وہ نیکی ہے اور اس کے اور دوسروں کے لیے موجب نفع ہے اس وقت بھی یہ محاسبہ کو ختم نہ کرے۔ بلکہ محاسبۂ اولیٰ کی دوسری شق سے کام لے اور وہ یہ ہے کہ

(۲) اپنے نفس سے سوال کرے کہ یہ کام میں کس کی خاطر کرتا ہوں؟ اس سوال کے جواب سے اسے معلوم ہوگا کہ کئی باتیں جو بظاہر نیک معلوم ہوتی تھیں درحقیقت بدیاں تھیں۔ مثلاً نماز پڑھتے وقت یا صدقہ دیتے وقت یا احسان کرتے وقت پہلے محاسبہ کے جواب میں اس کا نفس ثابت کرے گا۔ کہ یہ سب کام مفید ہیں۔ لیکن اگر ریا اور سمعت کے لیے یہ اس نے کام کرنے چاہیئے تھے تو دوسرے سوال کے جواب پر کہ میں یہ کام کس کی خاطر کرنے لگا ہوں وہ مجبّہ نیکی کا جو نفس نے ان کاموں کو پہنایا تھا اُتر جاوے گا۔ اور اسے معلوم ہو جاوے گا کہ یہ نیکی بھی بدی تھی۔ اور فوراً یہ اپنے ارادہ کو بدل کر محض خدا کے لیے یا بنی نوعِ انسان کے فائدہ کے لیے اس کام کے کرنے کی نیت کرے گا اور بدی کو نیکی سے بدل دیگا

محاسبہ وسطیٰ

اس ابتدائی محاسبہ کے بعد پھر کام شروع کرنے پر دوسرا محاسبہ ہوتا ہے۔ اس محاسبہ کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس محاسبہ کا یہ طریق ہے کہ کہ ہر ایک کام کے دوران میں یہ سوال اپنے نفس سے کرے کہ میں یہ کام کس طرح کرتا ہوں۔ یعنی اس کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے کن ذرائع کو استعمال کرتا ہوں۔ اس محاسبہ کی یہ ضرورت ہے کہ بہت دفعہ انسان نیک کام کرتا ہے اور نیک ارادہ سے ہی کرتا ہے۔ مگر اس کے پورا کرنے کے لیے ایسے ذرائع استعمال کرتا ہے جو درست نہیں ہوتے یا اس نیک کام کو ان شرائط کے ساتھ پورا نہیں کرتا جن سے ان کا پورا کرنا اس کے لیے ضروری تھا پس جب یہ ہر ایک کام کے درمیان میں اپنے نفس سے سوال کرے گا کہ تو کس طرح یہ کام کر رہا ہے؟ تو اس سوال کے جواب سے اگر کوئی غلطی اس کے طریقِ عمل میں ہوگی نکل جائے گی۔

محاسبہ اُخریٰ

وہ ہے جو کسی کام کے ختم ہونے پر کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے نفس سے سوال کرے کہ اس کام کا اثر اس کے دل پر کیا پڑا ہے؟ اس سوال کی یہ ضرورت ہے کہ بعض دفعہ انسان نیکی کرتا ہے اور نیک ذرائع سے کرتا ہے مگر اسے کر چکنے کے بعد اس کے دل میں عُجب اور تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ پس نیکی کرنے کے بعد جب وہ اپنے نفس کو ٹٹولے گا۔ کہ اس پر اس کا کیا اثر ہوا ہے۔ تو اگر اس پر فخر اور بڑائی کا کوئی اثر ہوا ہوگا تو اس سے پیشتر کہ وہ بڑھ کر درخت بن جاوے۔ یہ واقف ہو جاوے گا۔ اور اپنے نفس کو ملامت کرے گا۔ اور اپنے اعمال کو ضائع ہونے سے بچائے گا اور اگر یہ دیکھے گا کہ اس کا اثر اس کے دل میں یہ پیدا ہوا ہے کہ اور بھی عجز اور تذلّل پیدا ہو گیا ہے تو پہلے عمل سے نیک اثر کو دیکھ کر اور زیادہ نیکیوں کی طرف رغبت کرے گا اور ان کی طرف اور بھی شوق سے قدم بڑھائے گا۔ غرض محاسبہ تین قسم کا ہے پہلا محاسبہ یہ ہے کہ ارادہ آنے پر سوال کرے کہ میں یہ کام کس غرض سے اور کس کے لیے کرتا ہوں؟ یہ محاسبہ ابتدائیہ ہوگا۔ دوسرا محاسبہ یہ ہے کہ جب کام شروع کر دے۔ اس وقت سوال کرے کہ میں اس کام کو کس طرح کرتا ہوں؟ یہ محاسبہ وسطیٰ ہوگا۔ تیسرا محاسبہ یہ ہے کہ جب کر چکے تو نفس سے پوچھے کہ تجھ پر اس کا کیا اثر ہوا ہے؟ یہ محاسبہ آخری ہوگا۔ اگر انسان ان سوالات پر عمل شروع کر دے تو کچھ عرصہ کے بعد اسے ایسی عادت ہو جائے گی۔ کہ خود بخود نفس سے ہر عمل پر سوال پیدا ہوتے جائیں گے

.....

تزکیہ نفس کے حصول کا ساتواں طریق

یہ ہے کہ انسان نے جو اوامر اور نواہی معلوم کیے ہوں۔ ان پر غور کرنے کی عادت ڈالے۔ پہلے میں نے بتایا تھا کہ خیالاتِ بد کو دل سے نکالنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے دل میں جمنے سے نقصان ہوتا ہے لیکن اب کہتا ہوں۔ اوامر اور نواہی کو دل میں جمانا چاہیئے کیونکہ ان کے جمانے سے فائدہ ہے۔ مثلاً نماز کی برکات اور فوائد پر غور کیا جائے روزے اور دیگر اعمال صالح کی حقیقت اور فوائد پر نظر کی جائے۔ اسی طرح جھوٹ، فریب، غداری فسق و فجور وغیرہ کی حقیقت اور ان کے نتائج پر غور کیا جائے کیونکہ حقیقت کے انکشاف سے بھی انسان کے دل میں کسی چیز کی محبت یا اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا۔ (الاعراف: ۱۸۰)

فرمایا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے دل تو ہوتے ہیں مگر ان دلوں سے کام نہیں لیتے اور آنکھیں تو ہوتی ہیں مگر ان آنکھوں سے کام نہیں لیتے اور کان تو ہوتے ہیں۔ مگر ان کانوں سے کام نہیں لیتے مطلب یہ ہے کہ جب تک دل کے کانوں اور دل کی آنکھوں سے کام نہ لیا جائے اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔

تزکیہ نفس کے حصول کا آٹھواں طریق

یہ ہے کہ انسان میں مادۂ قبولیت ہو۔ یہ نہ ہو کہ کوئی بات سُنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ جب کوئی بات بتائی جائے تو اس کی طرف توجہ کرے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ اس نکتہ کی طرف بھی اس مذکورالصدر آیت میں اشارہ فرمایا ہے جو لوگ سُن کے اَن سُنا کر دیتے ہیں اور دیکھ کر اَن دیکھا کر دیتے ہیں۔ ان کے لیے ترقی کرنا ناممکن ہے۔

تزکیہ نفس کے حصول کا نواں طریق

یہ ہے کہ اگر کسی غلطی پر تنبیہ ہو تو اسے برداشت کیا جائے۔ بہت لوگ اس لیے اپنی اصلاح نہیں کر سکتے کہ جب انہیں ان کی کوئی غلطی بتائی جائے تو اس پر چڑتے ہیں اور اس کی اصلاح نہیں کرتے۔ لیکن ایسا نہیں چاہیئے جب غلطی پر تنبیہ ہو تو اس کو برداشت کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ۔ (البقرہ: ۲۰۷)

کہ کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو اگر کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تو ان کو نصیحت کے سُننے سے غیرت آجاتی ہے اور اپنی ہتکِ عزت کے خیال سے دیوانہ ہو کر بجائے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کے ناصح کا مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ کیونکہ وہ بجائے اس کے کہ غلطی بتانے والے کے ممنون ہوں الٹے اس سے لڑتے ہیں اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ جس کسی میں کوئی غلطی یا نقص دیکھے۔ بازار میں کھڑا ہو کر اسے تنبیہ کرنا شروع کر دے سمجھانا ہمیشہ علیحدگی میں چاہیئے اور سمجھانے والے کو اپنی حیثیت اور قابلیت بھی دیکھنی چاہیئے کہ وہ جس شخص کو سمجھانا چاہتا ہے اسے سمجھانے کی قابلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں تاکہ اس کا نتیجہ الٹا نہ نکلے۔ غرض جہاں یہ ضروری ہے کہ غلطی کرنے والوں کو برداشت کی طاقت پیدا کرنی چاہیئے اور سمجھانے والے کی بات کو ٹھنڈے دل سے سننا چاہیئے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ سمجھانے والا بھی بہت احتیاط سے کام لے یہ نہ ہو کہ جس کو چاہے لوگوں میں ذلیل کرنا شروع کر دے۔

تزکیہ نفس کے حصول کا دسواں طریق

یہ ہے کہ نا امید نہ ہو اور اللہ پر توکل ہو بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو محنت کرتے کرتے ایسے موقع پر نا امید ہو کر ہٹ جاتے ہیں جب کہ انہیں محنت کا ثمرہ ملنے والا ہوتا ہے۔ ایک بزرگ کا واقعہ لکھتے ہیں کہ وہ ہر روز رات کو اٹھ کر بعض امور کے متعلق دعا مانگا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک دفعہ ان کا ایک مرید ان سے ملنے کے لئے آیا اور تین چار دن ان کے پاس ٹھہرا۔ جس وقت وہ رات کو نماز کے لئے اٹھے اس کی بھی آنکھ کھل گئی اور وہ بھی اپنے طور پر عبادت میں مشغول رہا۔ جب پیر صاحب دعا سے فارغ ہوئے تو اُن کو ایک آواز آئی کہ تو خواہ کتنی ہی گریہ و زاری کر تیری دعا قبول نہ ہوگی۔ یہ آواز گو الہامی تھی مگر اس مرید کو بھی سنائی دی۔ مرید نے دل میں اس پر تعجب تو کیا مگر پیر کے پاس ادب سے خاموش رہا۔ دوسرے دن پھر اسی طرح وہ بزرگ اٹھے اور دعا میں مشغول ہوئے۔ اس دن بھی اسی طرح آواز آئی اور مرید نے بھی سُنی مگر پھر بھی خاموش رہا تیسرے دن پھر وہ بزرگ اُٹھے اور اسی طرح دعا و عبادت میں مشغول ہوئے اور پھر وہی آواز آئی جو مرید نے بھی سُنی تب اس سے نہ رہا گیا اور اس نے پیر صاحب سے کہا۔ کہ ایک دن ہوا۔ دو دن ہوا تین دن سے آپ کو یہ آواز آ رہی ہے اور آپ بھی بس نہیں کرتے۔ اس پر وہ بزرگ بولے کہ نادان تو اتنی جلدی گھبرا گیا۔ مجھے تو یہ آواز بیس سال سے آ رہی ہے مگر میں سستی نہیں کرتا۔ کیونکہ دعا عبادت ہے اور بندہ کا کام عبادت ہے۔ خدا تعالےٰ معبود ہے اس کا کام دعا کو قبول کرنا یا رد کرنا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے۔ میں اپنا کام کر رہا ہوں تو بیچ میں کون ہے۔ جو گھبرا رہا ہے اس پر وہ مرید خاموش ہو گیا۔ اگلے دن جو وہ دعا کے لئے اُٹھے تو ان کو الہام ہوا کہ اس بیس سال کے اندر کی تیری سب دعائیں قبول کی گئیں کیونکہ تو امتحان میں کامیاب ہوا۔ اور آزمائش میں پورا اترا۔ اس پر انہوں نے مرید سے کہا کہ دیکھ اگر میں تیری نصیحت پر عمل کرتا تو کس قدر گھاٹے میں رہتا مجھے خدا تعالےٰ پر توکل تھا آخر اس کا قرب مجھے نصیب ہوا۔ اب دیکھو کہ اگر وہ بزرگ مرید کی بات مان لیتا تو ایسے وقت میں جب کہ اس کی ساری دعائیں قبول ہونے میں بہت ہی تھوڑا عرصہ رہ گیا تھا۔ اس کا دعا کو ترک کر دینا کیسا خطرناک ہوتا اور اس کی سب محنت ضائع ہو جاتی۔ پس (ایمان والے) کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمت سے قدم آگے ہی بڑھاتا چلا جاوے۔ اور اپنی ناکامی پر کام نہ چھوڑ بیٹھے ہاں یہ بے شک غور کرے کہ میری ناکامی کے سب کیا ہیں اور اگر کوئی سبب معلوم ہو تو اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے نا امید کبھی نہ ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ہمارے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اس لئے ترک کر دیتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو نہ سہی تم اپنے کام کئے جاؤ بالآخر تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے دیکھو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ کس طرح مومن اللہ پر توکل کر کے کامیاب ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ
النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ
قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔

(آل عمران: ۱۷۴)

یعنی اہل ایمان کو لوگوں نے ڈرانا شروع کیا کہ وہ کامیابی کی پیشگوئیاں کہاں گئیں؟ اب تو سب دنیا تمہارے خلاف جمع ہو گئی ہے۔ پس ان سے ڈر جاؤ۔ تو ان کی اس گفتگو سے وہ ایمان میں اور بھی ترقی کر گئے۔ کیونکہ یہ بھی تو خبر ان کو مل چکی تھی کہ دشمن بڑے زور سے ان پر حملہ کرے گا اور ان کو پامال کرنا چاہے گا۔ مگر پھر بھی وہ کامیاب ہوں گے پس انہوں نے ان ڈرانے والوں کو یہی جواب دیا کہ جو ہمارا مخالف ہوتا ہے اسے ہونے دو ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے۔ اور وہ نہایت عمدہ کارساز ہے۔ جب اس پر توکل کیا تو پھر کسی اور شے کی کیا پروا ہے۔ اس آیت سے نتیجہ نکلتا ہے کہ جس قدر مقابلہ سخت ہو اسی قدر مضبوطی سے مومن کو کھڑا ہونا چاہیئے۔ دیکھو کوئی جسمانی مریض اس طرح نہیں کرتا کہ ایک علاج سے اگر اسے فائدہ نہ ہو تو پھر علاج کرانا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ برابر علاج میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ فوت ہو جاوے یا اسے صحیح علاج میسر آ جاوے۔ اسی طرح روحانی امراض کے مریضوں کو بھی چاہیئے۔ اور اگر بڑا مرض ہو تو اس کے ازالہ کے لئے پہلے سے بھی زیادہ کوشش کرنا چاہیئے۔ کوشش میں اگر کامیاب ہو گئے تو سب کچھ حاصل ہو گیا اور اگر کوشش کرتے کرتے مر گئے تو بھی خدا اس کوشش کے بدلہ میں کچھ نہ کچھ چشم پوشی سے کام لے گا لیکن اگر کوشش ہی چھوڑ بیٹھے اور اس حالت میں مر گئے تو پھر سوائے سزا کے اور کس امر کی اُمید ہو سکتی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ کوشش میں لگا ہی رہے اور ہرگز نا امید ہو کر اسے چھوڑ نہ دے۔ سکولوں اور کالجوں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بعض طالب علم صرف اپنے استقلال کی وجہ سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ میں نے ایک ہندو کے متعلق سنا کہ وہ سات سال متواتر امتحان میں فیل ہوتا رہا اور آخری دفعہ جب اس نے امتحان دیا تو اس کا بیٹا بھی اس امتحان میں شامل تھا مگر وہ اس بات سے شرمایا نہیں اور امتحان میں شامل ہوا اور آخر کامیاب ہو گیا۔ تو گھبرانا نہیں چاہیئے اور نہ ہی اپنے نفس کو گرانا اور ہیچ سمجھنا چاہیئے۔ یہ میں عُجب کی تعلیم نہیں دے رہا۔ بلکہ استقلال کی دے رہا ہوں۔ تم یہ مت کہو۔ فلاں کام ہم کر نہیں سکتے یا ہم سے ہو نہیں سکتا بلکہ یہی کہنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں بھی سب طاقتیں دی ہیں۔ خدا تعالےٰ ایمان والوں کی یہ شان بیان فرماتا ہے کہ:۔

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ
مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ۔

(الاحزاب: ۲۴)

ایمان والوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جنہوں نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا ہے اور بعض تیار ہیں کہ موقع ملے تو ادا کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے ایک موقعہ پر کہا تھا کہ کاش میں بھی بدر کی جنگ میں ہوتا تو خوب اچھی طرح لڑتا۔ اس قسم کی باتیں جب دل سے نکلتی ہیں اور سچی خواہش کا نتیجہ ہوتی ہیں تو عُجب نہیں کہلاتیں بلکہ ان کی مثال اس دھوئیں کی سی ہوتی ہے جو دبی ہوئی آگ سے نکلتا ہے۔ اس صحابی کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ چنانچہ وہ جنگ احد میں شامل ہوئے اور جب یہ مشہور ہوا کہ رسول کریمؐ شہید ہو گئے ہیں۔ اور حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی اور وہ گھبرا کر بیٹھ گئے تو وہی صحابی آیا اور آ کر پوچھا۔ کیا بات ہے؟ حضرت عمرؓ کے پاس ایک اور صحابی بھی اسی طرح سر نیہوڑائے بیٹھے تھے انہوں نے جواب دیا کہ رسول کریمؐ شہید ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا۔ اگر رسول کریمؐ شہید ہو گئے ہیں تو یہی موقع لڑنے کا ہے اب ہمیں دنیا میں رہ کر کیا کرنا ہے۔ یہ کہہ کر وہ دشمن پر حملہ آور ہوا اور لڑتے لڑتے مارا گیا جب اس کی لاش ملی تو معلوم ہوا کہ اُسے ستر زخم لگے تھے۔

غرض یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ اپنے نفس پر کبھی بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ دوسرے پر بدگمانی کرنا بُرا ہے ایسا ہی اپنے نفس کے متعلق بدگمانی کرنا بھی اچھا نہیں بلکہ گناہ ہے تو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے دل میں یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم شیطان کو اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دیں گے۔ نا امید ہونے اور اپنے نفس پر بدگمانی نہ کرنے اور عُجب اور تکبر میں یہ فرق ہے کہ اوّل الذکر ہمیشہ آئندہ واقعات کے متعلق ہوتا ہے اور آخر الذکر عموماً پہلے کاموں پر ہوتا ہے۔ خود پسند اور متکبر انسان بہت جلد کام کے وقت گھبرا جاتا ہے لیکن جب کام ہو جاوے تو فخر کرتا ہے۔ خدا پر توکل کرنے والا اور اپنے نفس پر بدظنی نہ کرنے والا انسان جب تک کوئی کام نہیں ہوتا اپنی امید کو باندھے رکھتا ہے اور جب وہ ہو جاتا ہے تو پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرتا۔

تزکیہ نفس کے حصول کا گیارہواں طریق

یہ ہے کہ بعض لوگ بعض گناہوں کو بہت بڑا قرار دے لیتے ہیں۔ اور بعض کو چھوٹا قرار دے لیتے ہیں اور ان سے بچنے کی زیادہ احتیاط نہیں کرتے۔ حالانکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی گناہ بڑا چھوٹا نہیں ہوتا۔ قرآن کے رُو سے چھوٹا وہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ ہے۔ جس کا خیال آئے۔ مگر انسان کرے نہیں اور جو کرے وہ بڑا ہے۔ ان کے متعلق لوگوں نے صغیرہ، کبیرہ کی اصطلاحیں خود بخود گھڑ لی ہیں۔ قرآن کریم میں ان معنوں میں ان کا ذکر کہیں نہیں ہے اس لیے کسی گناہ کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ چھوٹا سمجھ کر انسان اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ کہتے ہیں ایک شخص جو اپنے آپ کو بڑا بہادر سمجھتا تھا۔ گودنے والے کے پاس گیا اور جا کر کہا میرے بازو پر شیر کی تصویر گود دو۔ جب وہ گودنے لگا اور اسے درد ہوا۔ تو اس نے پوچھا۔ کیا بنا رہے ہو؟ اس نے کہا شیر کا دایاں کان بنا رہا ہوں۔ وہ کہنے لگا اگر کان نہ بنایا جائے تو شیر رہتا ہے یا نہیں۔ گودنے والے نے کہا رہتا ہے۔ اس نے کہا اچھا اسے جانے دو آگے گودو۔ پھر جب وہ گودنے لگا تو اس نے پوچھا اب کیا بنانے لگے ہو۔ اس نے کہا بایاں کان۔ کہنے لگا کیا یہ نہ ہو تو شیر شیر نہیں رہتا۔ اس نے کہا رہتا تو ہے۔ کہنے لگا چلو اسے بھی جانے دو۔ آگے گودو۔ غرض اس طرح ہر دفعہ وہ کہتا گیا۔ حتیٰ کہ گودنے والے نے کہدیا اب تو شیر کا کچھ بھی نہیں رہ گیا پس آپ جائیے۔ یہی حال بعض لوگوں کے اعمال کا ہوتا ہے وہ ہر ایک بات کو معمولی کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ جس سے پیچھے کچھ نہیں رہ جاتا۔ لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اوّل تو میں نے بتایا ہے کہ کوئی بات چھوٹی نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک فعل دوسرے کا محرک ہوتا ہے جس طرح ایک بدی دوسری بدی کا موجب بنتی ہے۔ اسی طرح ایک نیکی دوسری نیکی کی محرک ہوتی ہے اس لئے کسی نیکی یا بدی کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایمان لانے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آج تم لوگ بعض بدیاں کرتے ہو اور انہیں چھوٹا سمجھتے ہو۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ان کا کرنا موت سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے۔ کہ قبرستان کے پاس سے گذرے اور فرمایا ان دو قبروں والوں کو چھوٹی باتوں سے عذاب ہو رہا ہے۔ مگر دراصل وہ بڑی تھیں۔ چھوٹی تو اس لئے کہ ان سے بآسانی بچ سکتے تھے اور بڑی اس لئے کہ جہنم میں لے جانے کا موجب ہو گئیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ تو کوئی بات چھوٹی نہیں ہوتی۔ بلکہ چھوٹی بڑی نسبت کے لحاظ سے ہو سکتی ہے ایک ایسی بات جو انسان کر سکتا ہے اور کرتا ہے وہ خواہ کتنی مشکل اور بڑی ہو وہ اس کے لئے چھوٹی ہے لیکن جو نہیں کر سکتا یا نہیں کرتا وہ خواہ کتنی ہی معمولی ہو اس کے لئے بڑی ہے۔ مثلاً ایک ایسا شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے۔ حج کرتا ہے۔ لیکن گالی دینے سے نہیں بچتا۔ ہم کہیں گے وہ کیوں اس سے نہیں بچتا یہی کہا جائے گا کہ نہیں بچ سکتا اور جب اس سے نہیں بچ سکتا تو یہی کام اس کے لئے بڑا ہے پس جب برائی میں کوئی گرفتار ہے اور اسے چھوڑتا نہیں وہی اس کے لئے بڑی ہے اور جس نیکی کو انسان اختیار نہیں کرتا وہی اس کے لئے بڑی ہے حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ جو بات انسان طبعاً کر سکتا ہے اس پر اُسے ثواب نہیں ملتا۔ ثواب ایسے ہی فعل پر ملتا ہے کہ نفس اس کے خلاف کہتا ہو اور خلاف کرنے کی قدرت بھی ہو لیکن انسان اس سے بچے۔ مثلاً ایک ایسا شخص جس میں شہوت کا مادہ ہی نہیں وہ اگر کہے کہ میں زنا نہیں کرتا تو یہ اس کے لئے نیکی نہیں ہے ہاں اگر وہ چغل خوری چھوڑ دے تو یہ نیکی ہوگی۔ اسی طرح جو برائی کسی میں پائی جاتی ہو۔ اس کا چھوڑنا نیکی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے وہی کبیرہ گناہ ہے۔

الفضل میں اشتہار دینے کے فوائد

الفضل۔ بفضلہ تعالیٰ پاکستان کی تمام جماعتوں میں تقسیم ہوتا ہے اور متعدد بیرونی ممالک میں بھی بھجوایا جاتا ہے۔

لہٰذا الفضل میں اشتہار دینا آپ کے کاروبار اور تجارت میں اضافہ و ترقی کا موجب بنتا ہے کیونکہ الفضل واحد اخبار ہے جس کے ذریعہ آپ نہ صرف پاکستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی آپ اپنی تجارت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

(انچارج شعبہ اشتہارات الفضل ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے

۱۔ ہاؤس سرجن ماہوار مشاہرہ ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ رجسٹرار (انستھیزیا) (ANESTHEASIA) ۱۶۰۰/- روپے ماہوار نیز پانچ صد روپے۔ نان پریکٹس الاؤنس

۳۔ گارنٹی رجسٹرار ——— ″ ———

۴۔ سٹاف نرس آسامی ۷ عدد گریڈ ۱۴۰۰/- ۳۵-۷۰۰/-

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پتے درکار ہیں

۱۔ مکرمہ صغریٰ راشدہ صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالرشید صاحب ارشد وصیت نمبر ۱۳۱۷۲ کے موجودہ پتہ کا اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

۲۔ مکرمہ مختار بیگم صاحبہ زوجہ بدر عالم صاحب سابقہ پتہ لاہور کینٹ وصیت نمبر ۱۲۳۴۸ کے بارہ میں اگر کسی کو علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرمہ صفیہ زوجہ محمد عبداللہ ٹھیکیدار دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ایک قطعہ اراضی ۲۸/۱۱ دارالیمن رقبہ دس مرلہ والدہ مرحومہ زینب بی بی زوجہ منشی محمد حمید الدین صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ ہم تمام ورثاء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ پلاٹ بمعہ تعمیر ہمارے بھائی محمد ظفر اللہ ابن منشی محمد حمید الدین مرحوم کراچی کے نام منتقل کر دیا جانے کا حکم جاری فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس انتقال یعنی قطعہ مذکورہ محمد ظفر اللہ صاحب پسر زینب بی بی اہلیہ منشی محمد حمید الدین صاحب مرحوم کے نام پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

۲۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری ظہور الدین صاحب مرحوم ۳/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری صاحب مرحوم کے نام قطعہ نمبر ۳/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ اور قطعہ ۸/۱۱ دارالیمن ربوہ مشترکہ طور پر الاٹ شدہ ہیں۔ مرحوم کے سب ورثاء ان دونوں قطعات کے حصے میرے نام منتقل کئے جانے پر راضی ہیں۔ منتقلی کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس انتقال یعنی ہر دو قطعات میں سے چوہدری ظہور الدین صاحب کا حصہ ان کی دختر مبارکہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کیے جانے پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(نام ورثاء)

۱۔ فاطمہ بی بی بیوہ چوہدری ظہور الدین مرحوم۔
۲۔ مبارک احمد پسر ——— ″ ———
۳۔ داؤد احمد ″ ——— ″ ———
۴۔ شریف احمد پسر چوہدری ظہور الدین مرحوم
۵۔ مسعود احمد ——— ″ ———
۶۔ حامدہ بیگم دختر ——— ″ ———

۳۔ مکرمہ منیرہ بیگم بنت ملک عبدالحمید عارف صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم کے نام ایک کنال کا پلاٹ واقع دارالیمن غربی ۱۰/۲۶ الاٹ شدہ ہے۔ میرے علاوہ مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔ بخصوص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

۱۔ ملک نصیر اختر ابن مکرم ملک عبدالحمید عارف صاحب مرحوم۔
۲۔ جمیلہ بیگم صاحبہ دختر ——— ″ ———
۳۔ بشریٰ بیگم صاحبہ ″ ——— ″ ———

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ
فون: 634
جوشاندہ مفید اٹھرا -/۳۰، اکسیر اولاد نرینہ -/۳۵، زد جام عشق -/۶۰، تریاق بواسیر -/۱۵، اکسیر پائیوریا -/۶،
تریاق معدہ -/۱۲، تریاق دمہ -/۲۰، روشن کاجل -/۲۵۰، سرمہ جواہر -/۳، پیام نور -/۱۴،

درخواست ہائے دعا

- مکرم نجیب احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کنڈیارو میں ۲۴ر اکتوبر کو ایک حادثے کے نتیجے میں زخمی ہو گئے ہیں۔ نواب شاہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو صحت کاملہ عطا کرے۔ موصوف کو اور ان کے اہلِ خانہ کو ہر قسم کے شر اور ابتلاء سے محفوظ رکھے اور حافظ و ناصر ہو۔
(رانا فاروق احمد قمر آباد - براستہ مورو سندھ)

- میرے بھائی مکرم میجر سعید احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ کا سرگودھا پی اے ایف ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے (نسیم احمد ابن چوہدری محمد بوٹا مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ)

- محمد بخش پہلوان ہڈیوں والے فیصل آباد بندش پیشاب کے عارضے کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ موصوف کو صحت عطا ہونے کے لیے دعا کریں۔ (بشیر احمد - دارالصدر ربوہ)

- میری ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ توصیف کنول کا امتحان ہو رہا ہے۔ کامیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے
(محمد احمد علوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

- میرے دوست مکرم رشید احمد صاحب آف گنڈا سنگھ والا چک نمبر ۲۱۹ ر ب جو اپنے گاؤں کے صدر جماعت بھی ہیں بس کے ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں زخمی ہو گئے ہیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ جملہ احمدی بھائی بہنوں سے موصوف کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انور خالد کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

- مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب بیدادپور ضلع شیخوپورہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ خرابی جگر علیل ہیں۔ ربوہ میں زیر علاج ہیں جملہ احباب کرام سے ان کی صحتیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔
(فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید - ربوہ)

- مکرم ماسٹر احمد علی صاحب مجیر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اور فیصل آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی صحت یابی اور درازی عمر کے لیے دعا کی درخواست ہے
(ادریس احمد وحید دارالعلوم غربی ربوہ)

- میرے امتحان ہونے والے ہیں احباب سے کامیابی کی درخواست ہے۔
(سید غفور الحق طاہر - لاہور)

ضرورت اوورسیئرز

ادارہ تعمیر مرکزی ربوہ میں ۲ اوورسیئرز کی فوری ضرورت ہے کوالیفائڈ ہوں۔ تعمیر عمارات کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ تعلیمی کوالیفکیشن و سندات خاکسار کو ملیں۔
(افتخار علی قریشی، نگران ٹیکنیکی، ادارہ تعمیر مرکزی دکانات مال ثالث تحریک جدید - ربوہ)

اعلان نکاح

عزیزہ راشدہ منیر صاحبہ بنت چوہدری منیر احمد صاحب کاہلوں منیجر فیزان آف چھور چک ۱۱۷ کا نکاح مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ گھمن ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم آف پڑتا نوالی ضلع سیالکوٹ حال لیکچرر میکریرے یونیورسٹی کمپالہ یوگنڈا کے ساتھ مبلغ ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۷/۸/۸۴ کو مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے البیت گنج مغلپورہ میں پڑھا۔ مورخہ ۲۵/۸ بروز ہفتہ شادی کی تقریب عمل میں آئی۔
تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین
محمود احمد مربی انچارج یوگنڈا

"بجٹ ایک آنہ فی روپیہ کے لحاظ سے ہو اور سارے کے سارے افراد ہر لحاظ سے خواہ دہند ہوں یا نادہند"
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ شوریٰ ۳۵)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اے
مطب
اٹھرا۔ بانجھ پن۔ اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کیلئے امید کی کرن۔ مردانہ، زنانہ اور بچوں کے علاج کے لئے مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیوار، کیل، چیل، پڑتل
کیلئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳، فیروز پور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور: فون: 4/06/7

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
مراد کلاتھ ہاؤس
کپڑے کا
اعلیٰ مرکز
ریل بازار فیصل آباد

عینکوں کی فٹنگ آٹومیٹک کمپیوٹر پلانٹ پر کی جاتی ہے
نظر و دھوپ کی عینکیں
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
ارشد
آپٹیکل سروس
فون 24838
چوک کچہری بازار۔ فیصل آباد
پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر عینکوں کی فٹنگ کی جاتی ہے:

جدید فیشن کے مطابق • سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
• چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون: 52623
63851

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ عظیم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ہاؤسنگ کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک زید کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت
کے لیے آپ کا قابل اعتماد ادارہ
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
گولبازار ربوہ فون دکان ۵۱۷ رہائش ۵۷۱

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر:
410974
418646
رہائش:
418645
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۰۔ شادمان کالونی لاہور — ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

حیوانات کی ادویات
اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش
اکسیر کنار، اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ، اکسیر ٹک
اکسیر دودھ، اکسیر پوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان ۲۱ کیپسول ۲ روپے اور
تریاق زیرباد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب
-/3 فی پیکٹ بازار سے دستیاب ہیں تفصیلات کے لیے
کیور ویٹو ویٹرنری گائیڈ دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب کریں
کیور ویو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

رہائشی منصوبہ نزد البیت الاقصیٰ ربوہ
مجید ٹاؤن
باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
پنیار ٹاؤن نزد فیکٹری ایریا ربوہ

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
رجسٹرڈ
HERCULES
ٹریڈ مارک
ہرکولیس
اسپرنگ میٹریل سے تیار شدہ
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس
اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور فون ۳۰۵۴۰۴ ۳۰۵۳۹۶

خوشخبری: خالص دیسی گھی
ہمارے ہاں خالص دیسی گھی، تازہ مکھن اور کریم دستیاب ہے، اپنی خواہش کے مطابق اپنے گھر پر بھی کریم سے خالص مکھن اور گھی تیار کر سکتے ہیں۔
- دیسی گھی - ۳۸ روپے فی کلو
- مکھن - ۳۰ " "
- کریم - ۱۸ " "
پروپرائٹر: ممتاز احمد خان شاہجہانپوری
خان گھی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

چوہدری جیولرز
معیاری سونا چاندی کے معیاری
زیورات بنوانے کیلئے
بشیر احمد خالد اینڈ برادرز
سلیمی چوک، ستیانہ روڈ فیصل آباد

زرخیز زرعی اراضی خریدنے کا
نادر موقع
رقبہ ۲½ مربعہ لب سڑک پختہ بمقام غازی گھاٹ ضلع مظفر گڑھ انڈس ہائی وے سے چند گز کے فاصلے پر قابل فروخت ہے۔
نہری پانی ذاتی ٹیوب ویل وغیرہ کی سہولت کے علاوہ رہائشی مکان پھلدار درختان وغیرہ بھی موجود ہیں۔ تفصیلی معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔
مولوی عبدالرحمٰن مبشر رحمانیہ منزل
بلاک جی۔ ڈیرہ غازی خان

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون
685511
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی
اینڈ سنز

● ٹرانسفارمر ● پینل بورڈ ● ڈسٹری بیوشن بورڈ ● جنریٹر اور دیگر سامان بجلی کی فراہمی اور تنصیب، نیز ہر قسم موٹر کنٹرول سٹینڈ ● آٹومیٹک چینج اوور پینل کے ڈیزائن ● فیبریکیشن اور تنصیب کے ماہر:
پاور انجینئرنگ پاکستان (رجسٹرڈ)
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 62/88

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُرامید واحد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲